زوجۂ مطہرہ اُمُّ المؤمنین

حضرت سیّدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حالاتِ زندگی

پیشکش:

مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawat-e-Islami

زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خلاصہ:

اسلام میں ہجرت کرنے والی سب سے پہلی خاتون ہیں، آپ غزوۂ خیبر، فتح مکہ حصارِ طائف، غزوۂ ہوازن وثقیف، اورحجۃ الوداع میں موجود تھیں، جب قریش نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کوعمرہ کرنے سے روکا تو آپ ہی کی رائے سے مسلمانوں کے درمیان عقدہ حل ہوا اور صحابہ کرام کی مشکل آسان ہوئی۔

ولادت باسعادت:

ام المومنین حضرت اِم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابو امیہ حذیفہ بن مغیرہ کے گھر پیدا ہوئیں، آپ رضی اللہ تعالی عنہا کا نام ہند ہے۔ (امہات المؤمنین، ص ۳۹)

کنیت:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیت اِم سلمہ سے مشہور ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ماہ شوال ۴ھ میں سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے نکاح فرمایا۔

سلسلۂ نسب:

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہندبنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہے۔ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۵)

تعلیم وتربیت:

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقہ وحدیث میں مہارت میں خصوصی طور پر ممتاز تھیں، کمالِ عقل وفہم میں بے مثال نمونہ تھیں، پختہ رائے والی تھیں، آپ کی خصوصیت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جبریل کو جلیل صحابی حضرتِ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صورت میں دیکھا۔

دینی خدمات:

اسلام میں ہجرت کرنے والی سب سے پہلی خاتون ہیں، آپ غزوۂ خیبر، فتح مکہ حصارِ طائف، غزوۂ ہوازن وثقیف، اورحجۃ الوداع میں موجود تھیں، جب قریش نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کوعمرہ کرنے سے روکا تو آپ ہی کی رائے سے مسلمانوں کے درمیان عقدہ حل ہوا اور صحابہ کرام کی مشکل آسان ہوئی، علم وحکمت ہم تک پہنچانے میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے، بہت سے صحابہ وتابعین حدیث میں آپ کے شاگرد ہیں، امام المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور امہات المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔

ہجرتِ حبشہ:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح حضرت ابو سلمہ ابن عبد الاسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ جن سے چار بچے پیدا ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر حبشہ سے مدینہ طیبہ واپس آئیں۔

(مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۵)

شہادت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ لڑائی کے دوران جو زخم آئے کچھ عرصہ مندمل ہونے کے بعد دوبارہ تازہ ہوگئے۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہنے انہی زخموں کی وجہ سے ۴ھ میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔

(مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۵)

نکاح مع سید المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم:

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے وصال کے بعد اس دعا کو اپنا ورد بنالیا ہے جسے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مسلمان کو مصیبت کے وقت پڑھنے کی تعلیم فرمائی وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ أجِرنِیْ فِی مُصِیبَتِی وَاخْلُفْ لِیْ خَیراً مِّنْھَا

ترجمہ: اے اللہ! عزوجل مجھے اجر دے میری مصیبت میں اور میرے لئے اس سے بہتر قائم مقام بنا، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اپنے شوہر کے وصال کے بعد اس دعا کو پڑھتی تھی اور اپنے دل میں کہتی کہ ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر مسلمانوں میں کون ہوگا۔ لیکن چونکہ یہ ارشاد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا تھا اس لئے اسے پڑھتی رہی۔

(مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۵)

نیز سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سن رکھا تھا کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو میت کے سرہانے موجود ہو وہ اچھی دعا مانگے اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا تو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ: صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ان کے فراق میں کیا کہوں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ کہو "اے اللہ! عزوجل انہیں اور مجھے بخش دے اور میری عاقبت کو اچھی بنا۔ پھر میں اسی دعا پر قائم ہو گئ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر عوض عطا فرمایا۔ اور وہ محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تھے۔

(مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۵)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آمدِ سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تعزیت کے لئے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے اور دعا فرمائی۔ اے خدا ان کے غم کو تسکین دے اور ان کی مصیبت کو بہتر بنا اور بہتر عوض عطا فرما۔ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۴۷۵)

پیامِ نکاح:

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنا اپنا پیام بھیجا لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے پیام کو منظور نہ فرمایا پھر جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا پیام آیا تو کہا: مرحبا برسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح ماہ شوال ۴ھ میں ہوا۔ ان کا مہر ایسا سامان جو دس درہم کی مالیت کا تھا مقرر ہوا۔ (مدارج النبوت، ج۲، ص ۴۷۵)

مرویات:

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین سو اٹھتر حدیثیں مروی ہیں ان میں تیرہ حدیثیں بخاری و مسلم میں صرف بخاری میں تین حدیثیں اور تنہا مسلم میں تیرہ اور باقی دیگر کتابوں میں مروی ہیں۔ (مدارج النبوت، ج۲، ص ۴۷۶)

وفات ومدفن:

ام المؤمنین حضرتِ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال امہات المؤمنین میں سے سب سے آخر میں ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ظاہری ۸ شوال المکرم ۵۹ھ میں ہوا جو صحیح تر ہے اور بعض ۶۲ھ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد بتاتے ہیں۔ اور اس قول کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جسے ترمذی نے ایک انصار کی بیوی سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔ وہ کہتی ہیں میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو روتے ہوئے دیکھ کر عرض کیا اے ام سلمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس چیز نے رلایا ہے؟ فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی خواب میں تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا سر انور اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے محاسن شریف گرد آلود ہیں اور گریہ فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کس بات پر گریہ فرما رہے ہیں۔ فرمایا: جہاں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا گیا وہاں موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے وقت حیات تھیں۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال چوراسی سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں ہوا۔ ان کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بقول دیگر سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ (مدارج النبوت، ج۲، ص ۴۷۵)